رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

-Qadian-

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالم دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ
والیان ریاست و امراء سے ۵۰/
معاونین سے ۳۰ عـــہ/
عوام سے ۵/
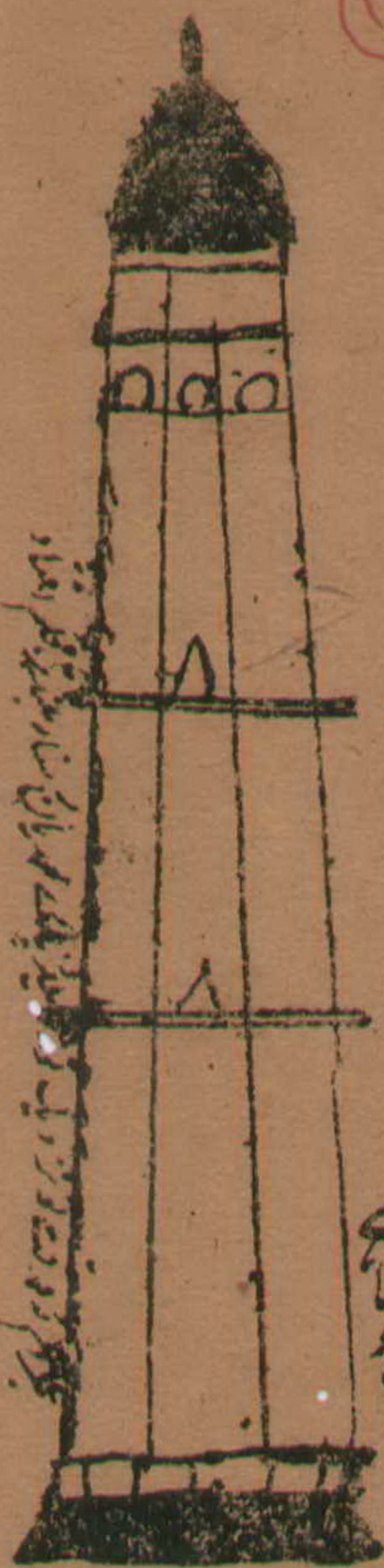
مدینۃ المسیح۔ قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم پر بھروسہ رکھتے ہوئے شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۲۳ء | نمبر ۴۳

اطلاع ضروری

چونکہ خاکسار ایڈیٹر الحکم نئی کونسلوں کے انتخاب کے میٹنگ کا انچارج ہے۔ اور ۲۰ نومبر ۱۹۲۳ء سے پولنگ کا کام شروع ہو رہا ہے۔ جو ۲۶ نومبر تک برابر جاری رہیگا۔ اس لئے ۲۱ اور ۲۸ نومبر ۱۹۲۳ء کا اخبار شائع نہیں ہو سکے گا۔ اور آئندہ پرچہ اب ۷ ڈسمبر کو انشاءاللہ العزیز شائع ہوگا۔

جب سے الحکم جاری ہوا ہے۔ اسکا معمول رہا ہے۔ کہ سالانہ قیمتوں کی وصولی کے لئے ہمیشہ ڈسمبر کا پہلا پرچہ خریداران اخبار کی خدمت میں بذریعہ وی پی بھیجا جاتا رہا ہے۔ اس لئے ۷ ڈسمبر ۱۹۲۳ء کا پرچہ ان احباب کے نام بذریعہ قیمت طلب پیکٹ بھیجا جاوے گا۔ جن کی سالانہ قیمت ختم ہو چکی ہو اور یہ ۱۹۲۴ء کی پیشگی قیمت ہوگی۔ اور جن احباب کے ذمہ ابھی تک ۱۹۲۳ء کی قیمت باقی ہے ان کے نام ۱۹۲۳ء کی قیمت وصول کرنے کے لئے وی پی کیا جائے گا۔

جن احباب نے اب تک قیمت ادا نہیں کی میں نہیں سمجھتا۔ کہ سال گزر جانے کے بعد بھی وہ کیوں **وی پی واپس کریں گے۔**

اگر ایسا ہوا تو یہ سلسلہ کے اول اخبار کو نقصان پہنچانے والا فعل ہوگا۔ پس یہ سب دوست وی پی وصول کرنے کو آمادہ رہیں۔ باوجود اس کے بھی اگر کوئی خریدار ۷ دسمبر ۱۹۲۳ء کا وی پی لینے کو کسی وجہ سے تیار نہ ہو۔ تو وہ قبل از وقت اطلاع دے دیں ۱۹۱۹ء لغایت ۱۹۲۲ء اخبار کی قیمتوں کا حساب صاف نہیں ہوا۔ اور اس کی وجہ میری مصروفیت ہے۔ میں جب سے حیدرآباد سے آیا ہوں بعض ضروری اور اہم امور کے پیش آجانے کی وجہ سے ادھر توجہ نہیں کر سکا۔ یہاں تک کہ اخبار کی وسیع اشاعت کے لئے بھی تحریک نہیں کر سکا۔ اس لئے میں خریداران الحکم کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ یہ وی پی ۱۹۲۳ء کا حساب صاف کرنے یا ۱۹۲۴ء کی پیشگی قیمتوں کی وصولی کے متعلق ہوں گے۔ بقایا کے لئے جداگانہ اطلاع دی جائے گی۔

اور پھر انشاءاللہ وی پی کئے جاویں گے۔ جو غالباً شروع سال میں ہونگے۔ وباللہ التوفیق۔

مطبع انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی منزل سے شائع ہوا

مجاہد مصر کا سفرنامہ

مجاہد مصر کے سفرنامہ کا سلسلہ باقاعدہ جاری نہیں رہتا۔ اس کی یہ وجہ نہیں۔ کہ سفرنامہ کا مضمون نہیں! بلکہ دوسرے مضامین کی اہمیت نے مجھے موقعہ نہ دیا۔ والا مجاہد مصر کا سفرنامہ بہت بڑی حد تک میرے پاس موجود ہے۔ اس کی ڈائری بھی ہے۔ جو نہایت دلچسپ مضامین پر مشتمل ہے۔ ایڈیٹر

جدہ

۱۹۲۳ء

۱۹ مارچ

دل میں اک درد تھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانئے کیا یاد آیا

صبح آئی۔ اندھیرا ہٹ گیا۔ تاریکیاں دور ہو گئیں۔ خورشید خاور سنہری چادروں میں لپٹا ہوا اٹھا۔ بھینی بھینی نسیم چلنے لگی۔ سامنے پہاڑ نظر آئے۔ منشطر و نقریب آسارام صاحب نے میٹھا بھجن شروع کیا۔ جس کا پہلا مصرعہ تھا۔

؎ گربن کون پار اتار سے

ایک وجد کی سی حالت پیدا ہونے لگی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کے ساتھ۔ میٹھی میٹھی زبان میں میٹھے میٹھے سروں میں میٹھا شبد گایا جا رہا تھا۔ جب یہ گا چکے تو پھر دوسرا شبد شروع کیا۔

؎ لاکھ لاکھ کی گھڑی کوڈیوں کھوٹی کھوٹا ایں

اس وجد کی حالت میں دور سے چمکیلے پہاڑ نظر آئے سورج نے پردے پھاڑ کر ترچھی کرنوں سے ان پہاڑوں پر نثار کرنا شروع کیا۔ میرے عزیز دوست نے جو کہ ملاح تھا۔ کہا کہ یہ جدہ کا پہاڑ ہے۔ جدہ کا لفظ سننا تھا۔ کہ طاقت صبر جاتی رہی۔ دل اچھلنے لگا بیقراریاں بڑھ گئیں۔ دل چاہتا تھا۔ کہ اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دوں۔ دوڑ کر ان پہاڑوں پر جا پڑوں۔ میں ان پر اس طرح قربان ہو جاؤں۔ جس طرح سورج کرنیں فدا ہو رہی ہیں۔ میرا دل شرم سے پانی پانی ہونے لگا۔ کہ میں حجاز کی زمین سے گزر رہا ہوں لیکن مجھ میں طاقت نہیں۔ کہ اتر کر محبوب خدا کا گھر دیکھ لوں۔

میں نے اونچے اونچے پہاڑوں کو دل سے مخاطب کیا اے خوبصورت پہاڑو! اے خدا کا جلال ظاہر کرنیوالی ہستیو! تم پر میرا سلام تم اس دیس کے پہاڑ ہو۔ جس دیس میں میرا ایک محبوب۔ جو تم سے بھی ہزاروں گنا بلند ہے۔ جو تم سے لاکھوں گنا مضبوط ہے۔ جو کہ مجسم خدا سے رہتا ہے۔

اک مسافر کا سلام۔ اک درد رسیدہ کا سلام

مجھے وہاں کی ہوائیں مستانہ بنانے لگیں۔ مجھے وہ سمندر پیارا لگنے لگا۔ میری آنکھوں کے سامنے سیرت محمدی کا نقشہ آئینے کی طرح آنے لگا۔

؎ وہ بجلی کا کڑکا تھا۔ یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

میں دل کی آنکھوں سے اس کے اور سونے کی گلیوں کا طواف کرنے لگا۔ میری روح اس محبوب خدا پر فدا ہو رہی تھی۔ مگر دل پرواز رکھتا تھا۔ جو اڑ کر میرے آقا کے دروازہ پر جبین نیاز رگڑ رہا تھا۔

جدے کی پہاڑیوں سے سمندر آہستہ آہستہ اپنے سر کو مار رہا تھا۔ گویا کوئی دیوکسی کے پاؤں پر اپنا سر مل رہا ہے۔ کیوں نہ ہو محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار اسی دیس میں بستی ہے۔ مجھ کو ابوبکرؓ اور سعید میاں بھی یاد آ گئے۔

اپنے مسیح کی قوت قدسی کا بھی پتہ چلا۔ کہ اس کے پودے کس کس جگہ لگے ہوئے ہیں۔ میں نے دور سے ان بستیوں کی زیارت کی۔ اور سمندر کی لہروں کے ہاتھ۔ ہوائی قاصد کے ذریعہ ان کو سلام بھیج دیا۔

۱۲ بجے تک میں اس محبوب رعنا کی یاد میں دل فگار رہا۔ حتیٰ کہ وہ زمین وہ سمندر وہ پہاڑ میری نظر سے چھپ گئے۔ اور مجھ کو سب نقشہ خواب معلوم ہونے لگا شام کو مصر کی لائٹ ہوس نظر آنے لگے۔ اور دل بیقرار مصر کی انتظار میں محو ہو گیا۔

۲۰ تاریخ کی رات کو فلسفہ نماز پر ایک نظر

عشاء کی نماز کے بعد طبیعت فلسفہ نماز کی طرف منتقل ہو گئی کہ قدرت نے کیا راز مادی طور پر اس عبادت میں رکھ رہے ہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تمام دنیا کے اطباء کا یہ مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ صبح خیزی انسان کو بہت سے بیماریوں سے بچا لیتی ہے۔ پس صبح کی نماز پڑھنے والا شخص صبح خیز ہو گا۔ اور مادی رنگ میں اس کی طبیعت مفید رہے گی۔

صبح سے لیکر ظہر تک متواتر کام کرنے والا ذرا تھک جاتا ہے پس ظہر نے نگران طور پر بتلا دیا۔ کہ ذرا استا لو۔ اور اس کے لئے نماز جیسی باعث صحت رکھ دی۔ تھکا ہوا انسان جسم پر پانی ڈالتا ہے۔ تو اس کے جسم میں ایک نئی قسم کی زندگی پیدا ہوتی ہے سستی دور ہوتی ہے روح کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔ وضو کر چکنے کے بعد جب کہ مسجد کا ارادہ کرتا ہے۔ تو تمام خیال بھلے ہوں جاتا ہے۔ اس کو خدا کی دھن لگ جاتی ہے۔ توجہ کے دوسری طرف ہونے سے دماغ کو یکدم راحت میسر آ جاتی ہے۔ مسجد میں جا کر اور دوستوں کے ساتھ جمع ہوتا ہے۔ دوستوں سے مل کر طبیعت خوش ہوتی ہے اس سے بھی ایک اثر روح پر پڑتا ہے۔ اجتماع کا سبق اور قومی اتحاد کی برکات اس کو نظر آتی ہیں۔ امام کی اقتدا کرنے سے اس کے اندر وفاداری اور فرمانبرداری کی نئی روح پیدا ہوتی ہے۔ آئین سیاست سب معلوم ہو جاتے ہیں۔ جب ماتحت ہو تو کیسے کام کرو۔ اور جب امام ہو تو کیسے ہو۔ یہ ساری باتیں نماز ہی سے آ جاتی ہیں۔ قوموں کا یک رنگ ہونا ایک مرکز سے تعلق رکھنا۔ ایک افسر کے پیچھے چلنا پارلیمنٹ کا نہ ہونا سب کچھ نماز ہی سکھا دیتی ہے۔ اس کی وجہ سے انسان لغو کاموں سے بچ جاتا ہے۔ اگر وہ نماز میں نہ آتا۔ تو آرام اس نے کرنا تھا۔ یا سو رہتا اور یا پھر گپیں مارتا۔ سونے میں وقت کا حرج۔ عمر کا نقصان اور باتوں میں جھوٹ سچ کی ملونی سے تضیع اوقات وفاداری میں نقص پیدا ہوتا ہے۔ جب ہم نماز کے لئے جاتے ہیں۔ اور امام کی انتظار کرتے ہیں۔ تو روزمرہ کے اوقات کے لئے وقت کم بچتا ہے۔ پھر انسان بہت ہی محنت سے فرائض میں منہمک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کو کسی کی برائی سننے یا کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اور اسی طرح سے ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر کا مصداق بن جاتا ہے۔ عصر کے وقت ہر چیز کو زوال ہوتا ہے۔ اس لئے ظہر سے عصر تک کام کی زیادتی سے ہم تھک جاتے ہیں۔ اور ماتم کی صورت پیدا کر دی۔ وضو کرو۔ ہاتھ منہ دھوؤ۔ توجہ کو کسی اور طرف لگاؤ۔ سارے دن کے کام کے بعد انسان مغرب کے وقت فارغ ہوتا ہے۔ پھر اس کو منہ ہاتھ دھو کر خدا کی طرف راغب ہونے کا سبق دیا۔ عشاء کی نماز دیر سے ہوتی ہے۔ جو دیر سے سوئے جلد جلد جاگے اس کی صحت بہت ہی عمدہ رہتی ہے۔ پھر حکم ہے۔ کہ عشاء کی نماز کے بعد گھر سے باہر نہ نکلو۔ عشاء کے بعد باتیں نہیں۔ تو جب انسان عشاء کے بعد بیہودہ کاموں کی طرف توجہ نہیں کریگا۔ تو اس کو جلد نیند آ جائے گی۔ پانچ وقت جب انسان ٹھیک وضو سے ملے گا۔ تو پھر اس کو ایک طاقات کی ضرورت نہ رہیگی۔ کافی خانوں اور ہوٹلوں میں بیٹھنے کی عادت نہ پڑیگی۔ جس سے آدمی بہت سے گندے شغلوں کو اختیار کر لیتا ہے۔ اور فضول خرچیوں سے بچ رہتا ہے۔ غرض معلوم ہوا کہ نماز مادی رنگ میں بھی ویسی ہی ہے۔ جیسے کہ روحانی رنگ میں ہے۔ نماز کی مادی حالت پر نظر ڈالتے ڈالتے میں سو گیا۔ صبح کو ہم مصر کے بہت قریب ہو گئے۔ سارا دن جہاز نیلے پانیوں پر چلتا رہا۔ جہاز کو دیکھ کر میری طبیعت مرزا مظہر جانجاناں صاحب کے لڈو کی طرف گئی۔ جس کو ایک لاکھ آدمیوں نے بنایا تھا۔ میں نے بھی خدا کی حمد کی۔ کہ اس جہاز کو معلوم نہیں۔ کہ اس جیسے کس قدر ۵۰۰۰ آدمیوں نے بنایا ہے۔ اور پھر یہ صرف میرے لئے ہے۔ اللہ اکبر۔ اس پر مجھکو میرے آقا کی رباعی یاد آئی ؎ ہائے کثرت میرے گناہوں کی۔ وہ کوتاہی راہوں کی۔ امید پر لطف و کرم ۔۔۔

مجاہدین کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی دعوت

تھوڑا ہی عرصہ گزرتا ہے۔ کہ الحکم میں مجاہدین کے لئے ایک تحریک کی تھی۔ اور جماعت کو اس کی مذہبی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ تحریک ان مختلف اوقات سے خیالات کا اثر اور نتیجہ تھی۔ جو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی مجلس مشاورت میں آپ کے منہ سے سنتا تھا۔ اور میں دیکھتا تھا۔ کہ حضور اس **ضرورت** کا بے حد احساس فرما رہے ہیں۔ آخر حضرت نے اس مقصد کے لئے قرآن مجید کے درس میں خاص طور پر اس کے لئے تحریک فرمائی۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کو جماعت تک پہنچانے میں اپنے معزز معاصر الفضل کا ہم صفیر ہو جاؤں سلسلہ کی اشاعت و تبلیغ اور اسلام کی حفاظت و اشاعت کے لئے اس وقت آدمیوں اور روپیہ کی بے حد ضرورت ہے۔ جو شخص اس وقت اس مقصد میں حصہ لینے کے لئے کسی قسم کی قربانی کے لئے اپنے اندر جوش اور امنگ محسوس نہیں کرتا۔ اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ کہ مومن دینی ضرورت کے لئے اپنی زندگی کے **قربان** کرنے کے لئے بھی دریغ نہیں کرتا۔ یہاں اس مقصد کے لئے زندگیاں مطلوب نہیں۔ بلکہ زندگیوں کے بڑھانے کے لئے زندگیاں درکار ہیں۔ جو شخص خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ یقیناً ایک نافع الناس وجود بن جاتا ہے۔ اور اس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اور نصرت الٰہی کا وعدہ یقینی ہو جاتا ہے۔ پس یہ ایک دن فنا ہو جانے والی زندگی اگر حیات **ابدی** کا موجب ہووے۔ تو اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہوگی۔ خدا کے لئے کوئی کچھ کھوتا نہیں۔ جو اس سے بہتر پا نہیں لیتا

پس وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں آگے بڑھیں۔ کہ

حضرت امام کو ایسے ہی وجودوں کی ضرورت ہے

اب میں بغیر کسی مزید تمہید کے حضرت کی تقریر کو درج کر دیتا ہوں۔

فرمایا!

تبلیغ کے لئے ہمیں آدمیوں کی ایسی اہم ضرورتیں پیش آرہی ہیں۔ جن کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور جن کا پورا کرنا نہایت ضروری ہے۔

برلن میں مسجد احمدیہ کی تعمیر پر ان ہندوستانیوں نے جو جرمنی میں رہتے ہیں۔ مصریوں کے ساتھ مل کر ہماری مخالفت شروع کر دی ہے۔ اور اسی مخالفت کا اثر مصر میں بھی پہنچ گیا ہے۔ جہاں اخباروں میں ہمارے خلاف پے در پے مضامین شایع ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں پہلے سے خواجہ کمال الدین صاحب کے مصر جانے پر احمدیت کے متعلق لوگوں میں چرچا شروع ہو گیا ہے۔ اگرچہ خواجہ صاحب نے احمدیت سے انکار کر کے اپنا پیچھا چھڑانا چاہا۔ لیکن چونکہ ہمارے مبلغ شیخ محمود احمد صاحب وہاں موجود ہیں اس لئے انہوں نے اس شور و شر سے فائدہ اٹھانے اور احمدیت کے متعلق لوگوں کو صحیح واقفیت بہم پہنچانے کے لئے پورے زور اور سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے۔ اور عربی میں ایک اخبار جاری کر دیا ہے۔ ان کا حال میں جو خط پہنچا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ کام اس قدر سرعت کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ کہ اکیلے آدمی کے لئے سنبھالنا مشکل ہے۔ اور یہ ہے بھی صحیح۔ کیونکہ اکیلے آدمی کے لئے اخبار تیار کرنا۔ لوگوں سے ملاقاتیں کرنا۔ لیکچر کرنا۔ گفتگو کرنا۔ خط و کتابت کرنا۔ بہت مشکل کام ہے۔ اس لئے بہت جلدی ہمیں وہاں کم از کم ایک آدمی کو بھیجنے کی ضرورت ہے۔ جو جا کر شیخ محمود احمد کو مدد دے۔ اور ان کے کام میں ہاتھ بٹائے۔

خدا تعالیٰ نے مصر میں تبلیغ احمدیت کے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ اگر ان سے ہم نے فائدہ اٹھایا۔ تو انشاء اللہ ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔ اگرچہ مخالفت زوروں پر ہے اور عام لوگوں کی طبائع مذہب کی نسبت سیاست کی طرف زیادہ جھکی ہوئی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ سیاسی رنگ میں ہمارے خلاف جھوٹے اور بے سرو پا الزام لگا کر عوام کو بھڑکایا جا رہا ہے۔ تاہم اس شور و شر سے یہ بہت بڑا فائدہ ہوا ہے۔ کہ فی الحال جن لوگوں تک ہم احمدیت کا نام نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اور موجودہ حالات میں ایسا کرنا ہمارے لئے مشکل تھا۔ ان تک مخالفین کے ذریعہ پہنچ رہا ہے۔ اور صداقت پسند اور حق جو طبائع تحقیق کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں۔ اس وجہ سے شیخ محمود احمد صاحب کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ شیخ صاحب نے اس وقت تک جس قدر کام کیا ہے۔ اپنی طاقت اور ہمت سے بہت بڑھ کر کیا ہے۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ خدا کا فضل ہی سب کچھ کر رہا ہے۔ شیخ صاحب نے ایک جماعت طیار کر لی ہے۔ جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اور معزز اور اہل علم لوگ داخل ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ تبلیغ احمدیت میں بہت مدد دے سکتے ہیں اور انشاء اللہ دیں گے۔ لیکن فی الحال تو اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ان کو احمدیت سے پورا واقف کرایا جائے۔ اور تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے۔

ان حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہمیں مصر میں آدمی بھیجنے کی کس قدر ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ بخارا میں بھی مبلغوں کا بھیجنا ضروری ہے۔ وہاں جو جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا سنبھالنا اور ترقی دینا ہمارا فرض ہے۔ اسی طرح اور بھی مختلف مقامات پر مبلغوں کی سخت ضرورت ہے۔ تنخواہ دار مبلغ تو ہم رکھ نہیں سکتے۔ اتنا روپیہ ہمارے پاس کہاں ہے۔ کہ ہر ملک میں تنخواہ دار مبلغ بھیجیں۔ اور ان کے اخراجات برداشت کریں۔ یہ تو اسی طرح ہو سکتا ہے کہ باہمت اور اسلام کا درد رکھنے والے لوگ اٹھیں اور اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے اس اقرار کے ساتھ پیش کر دیں۔ کہ جہاں چاہو بھیج دو ہم اپنے اخراجات آپ برداشت کریں گے۔ محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ بھریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کا ڈنکا بجاتے پھریں گے۔ ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف برداشت کریں گے۔ اور حرف شکایت زبان تک نہ لائیں گے بلکہ شکر کریں گے۔ کہ خدا تعالیٰ نے دین کی خاطر تکالیف کا موقعہ دیا۔ جب ایسے لوگ تبلیغ کے لئے کھڑے ہونگے تب ہی تبلیغ احمدیت کا حق پورے طور پر ادا ہو سکیگا اور ایسے لوگوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ فوجوں کی فوجیں اسلام میں داخل کرے گا۔ کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے خدا کے دین کی خدمت کے لئے اور خدا کی مخلوق کو ظلمت سے نکال کر نور میں لانے کے لئے نکلیں گے۔ خدا تعالیٰ ضرور ان کی مدد کرے گا۔

اور انہیں کامیابی عطا فرمائے گا۔ دیکھو میاں محمد امین خان صاحب جو بخارا سے ہو کر آئے ہیں۔ ان کو جب بھیجنے کا ارادہ ہوا۔ تو ان کو کہا گیا کہ ہم سلسلہ کی طرف سے نہ آپ کو کوئی خرچ دیں گے۔ اور نہ کسی قسم کی مدد بہم پہنچائیں گے۔ اگر آپ اس طریق سے جا سکتے ہیں تو جائیں۔ انہوں نے کہا۔ میں ایک پیسہ لئے بغیر جانے کو طیار ہوں۔ اور وہ روانہ ہو گئے۔ کوئٹہ تک انہوں نے ریل میں سفر کیا۔ اور آگے پیدل بہت طویل سفر کیا۔ یہ پہاڑی اور برفانی رستہ تھا۔ جہاں سخت سردی پڑتی ہے۔ اور اور بھی کئی قسم کے خطرات ہیں۔ مگر انہوں نے سب کچھ برداشت کیا۔ اور تکالیف کو عبور کرنے کے بعد منزل مقصود پر جا پہنچے۔ اور اب واپس آگئے ہیں۔ ان کی مثال سے معلوم ہو سکتا ہے کہ خدا کی راہ میں نکلنے والا انسان اگر مستقل عزم اور نیت نیک رکھتا ہو۔ تو ہر قسم کی بے سروسامانیوں میں بھی خدا تعالیٰ اس کے لئے سامان مہیا کر دیتا ہے۔

پس ہمیں ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو ہر قسم کی

مشکلات برداشت کر کے خدمت دین کریں۔ اور سلسلہ پر ان کا کوئی بوجھ نہ ہو۔ وہ اپنے اخراجات کے خود ذمہ دار ہوں۔ ہمارے نوجوان اگر اس کے لئے تیار ہوں۔ تو اپنے نام پیش کریں۔ اور خوب سوچ سمجھ کر پیش کریں۔ تا بعد میں جب کام کرنے کا وقت آئے۔ اور انہیں مشکلات دکھائی دیں۔ تو اپنا وعدہ بدل نہ دیں۔ پہلے جن لوگوں نے اپنے نام پیش کئے تھے۔ ان میں سے بعض نے ایسا ہی کیا ہے۔ یہ نہایت معیوب بات ہے۔ اور اس سے انسان کے قلب پر زنگ لگ جاتا ہے۔ سب مشکلات اور حالات پر غور کر لو۔ پھر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے کے لئے اپنی زندگی وقف کرنیکی اطلاع دو۔ اور پھر خواہ کچھ ہو جائے۔ اپنے اس عہد پر قائم رہو۔ خوب یاد رکھو۔ کہ خدمت دین کے لئے ایسے مواقع ہمیشہ میسر نہیں آئیں گے۔ اگر اس وقت تم اس سعادت کو حاصل کر لوگے۔ تو آئندہ آنیوالی نسلیں تم پر رشک کریں گی۔ اور کہیں گی۔ کاش ہمیں ایسا موقعہ ملتا۔ پس یہ مت سمجھو۔ کہ خدا کے دین کی اشاعت کے لئے مشقت اور تکالیف اٹھا کر تم نقصان میں ہوگے۔ بلکہ تمہیں وہ نعمت اور حصہ [illegible] حاصل ہوگی جو پیچھے آنے والوں کو بڑی بڑی قربانیوں پر بھی میسر نہ آئیگی۔ جو اس سعادت کو حاصل کرنیکی خواہش رکھتے ہیں۔ جلدی کریں۔ اور اپنے وقف کنندگان میں لکھا دیں۔

ہندو مسلم اتحاد سے پہلے مسلمانوں کی تنظیم ضروری ہے

آؤ عہد صلح باندھ کر ایک ہو جائیں

معزز صحیفہ وکیل میں ہندو مسلم اتحاد کے متعلق ایک نئی سکیم پیش کی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس وقت جو ملکی لیڈر ہندو یا مسلمان ہیں۔ وہ اپنی اپنی قوم کی تنظیم میں لگ جائیں۔ اس سے دونوں قوموں کی تنظیم بھی ہو جائے گی۔ اور تصادم کی نوبت بھی نہ آئے گی۔

معزز ہمعصر اپنی قوم (مسلمانوں) کے متعلق اس امر کا اظہار کرتا ہے۔ کہ مسلمان ایک بے سردار فوج کی طرح پریشان [illegible] رہ رہے ہیں۔ یہ بالکل درست ہے کہ عام [illegible] مسلمانوں کا کوئی مسلمہ لیڈر نہیں۔ بلکہ لیڈروں کی وہی حالت ہو رہی ہے۔ جو سلطنت مغلیہ کے آخری دور میں بادشاہوں کی ہو رہی تھی۔ آج ایک لیڈر [illegible] اور کل وہ پبلک کی نظر سے گر جاتا ہے اور [illegible] ہونے کے نمونے

جاری ہوئے ہیں۔

غرض اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہائت نازک اور قابل رحم ہو رہی ہے۔ بجز ہماری جماعت کے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک ہاتھ پر جمع ہو چکی ہے۔ اور خود اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اس مقصد کے لئے برپا کیا ہے۔ کہ

مسلمانوں کی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس لائے

اور روئے زمین کے مسلمانوں کو دین واحد پر جمع کرے۔

عام طور پر مسلمانوں میں باہم تفرقہ اور پریشانی نمودار ہے ہندو مسلم اتحاد بعد میں آتا ہے پہلے خود مسلمانوں کا اتحاد تو ہو لے۔ مسلم قومی اخبارات ہندو مسلم اتحاد کی خوش کن آوازیں لگاتے ہیں۔ اور کچھ شک نہیں۔ یہ نہایت ضروری اور ملک کے امن اور ترقی کے لئے ایک لازمی چیز ہے۔ مگر اس سے پہلے فرد ہم گھر میں آپس میں تو متفق ہو جائیں۔ جبتک ہم خود بنیان مرصوص کی طرح نہیں ہو جاتے۔ ہمارے ہم وطن ہماری اہمیت اور ضرورت کا احساس نہیں کر سکتے۔ یہ خیال غلط اور سراسر باطل ہے۔ کہ ہم مختلف عقاید رکھتے ہوئے اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اگر مسلمان آپس میں بعض جزوی اختلافات کی [illegible] میں ایک

ایک نہیں ہو سکتے

تو ہندوؤں کے ساتھ قطعی طور پر اصولی اختلاف رکھتے ہوئے کیونکر متحد ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ اتحاد ممکن ہے۔ اور ضرور ممکن ہے۔ تو

مختلف فرقوں میں اتحاد یقینی ہے

مسلمانوں کا باہمی اختلافات ایسا اختلاف نہیں۔ کہ وہ اغراض مشترکہ کے لئے جمع نہ ہو سکیں۔ صحابہ کی نظیر ہمارے سامنے ہے۔ ان میں باہم بعض مسائل میں اختلاف تھا مگر وہ اختلاف ایک رحمۃ تھا۔ اور وہ اختلاف تھا جس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اختلاف امتی رحمۃ

اس اختلاف سے اجتہاد کی بنیاد پڑی اور اسلامی علوم اس سے پیدا ہوئے۔ لیکن آج اختلاف ایک لعنت کا موجب ہو رہا ہے۔ ہم نے بارہا کہا۔ اور بارہا کہیں گے کہ ہم سے بڑھ کر ہندو مسلم اتحاد کا کوئی حامی نہیں۔ ہندو مسلم کیا؟ ہم تو ساری دنیا میں ایک امن بخش فضا پیدا کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اور ہماری دل کی آرزو یہی ہے کہ

ایک بہشتی کرہ پیدا ہو جائے

لیکن اس کا یہی مطلب نہیں اگر ہم اپنی

خصوصیات کو چھوڑ دیں۔ مذہبی خصوصیت کو قائم رکھکر بھی اختلاف مٹ سکتا ہے۔ غرض جہاں تک مسلمانوں کے شیرازہ کی پریشانی کا سوال ہے۔ یہ نہائت اہم مسئلہ ہے۔ اور مسلمانوں کی تنظیم اس وقت سب سے بڑی قومی ضرورت ہے۔ لیکن یہ تنظیم اس طریق پر نہیں ہو سکتی۔ جس طریق پر معزز ہمعصر وکیل پیش کرتا ہے۔ کہ مسلم لیڈر جنہوں نے کانگرس میں شمولیت اختیار کر کے مسلمانوں کی موجودہ حالت میں ضروریات کسی ایک یا دوسری وجہ سے سرگرمی کا اظہار نہیں کیا اس تنظیم کے لئے کھڑے ہوں۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ایک عرصہ سے ہندو مسلم اتحاد کا شور مچاتے ہیں۔ اور فسادات کے موقعہ پر پہنچکر انہوں نے اپنے اثر اور قوت کا استعمال کر کے دیکھ لیا۔ کہ بے کار ثابت ہوئے ہیں۔ اس لئے اس تنظیم کے اصولوں کو طے کرنے کے لئے ایک ایسی جماعت مسلمانان کی ضرورت ہے۔ جو ایک طرف قوم اور ملک کی ضروریات کا بخوبی مطالعہ کر چکے ہوں۔ ان کے دلوں میں ایک احساس اور اضطراب اس امر کے لئے ہو کہ

فضائے امن پیدا ہو

دوسری طرف وہ اس مقصد کے لئے اپنے مذہب اور اعمال مذہبی کی کسی قربانی کو اس راضی نامہ کے لئے تیار نہوں۔ اور ان کی یہ خدمت محض خدا کی رضا کے لئے ہو۔ سلفی اور ذاتی اغراض درمیان نہوں۔

ہم بلا خوف تردید یہ بات کہیں گے۔ کہ ان کے سامنے ایک نظیر ایک قوم کی موجود ہے۔ جس نے اسلامی اصول کے موافق اپنی تنظیم کی ہے۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ جماعت ایک خاص جوش اور حرارت مذہبی کو اپنے دل میں لئے ہوئے کام کر رہی ہے۔ اور اپنے امام کے حکم کے ماتحت ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہے۔ بلکہ ہر فرد ان میں سے اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ کہ اسے کوئی موقعہ ایسا ملے۔ کہ ملت و ملک کی خدمت کے لئے کوئی قربانی کر سکے۔ یہ وقت محض ضد اور خیال پروری کا نہیں ہے۔ بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور بہتری کے ہر ممکن پہلو کو مد نظر رکھکر کام کرنے کا وقت ہے۔ فتنۂ ارتداد کی مصیبت میں مسلمانوں نے اس بات کو دیکھ لیا ہے۔ کہ احمدی جماعت نے کس طرح پر کام کیا ہے۔ اور اب تک یہ جماعت اپنے فرض کو کس طرح پر ادا کر رہی ہے اسلامی جرائد نے نیک دلی سے اس جماعت کی خدمات کا اعتراف کیا۔ ہم اس کے لئے ان کے شکر گزار ہیں۔ اور اس کو اتحاد ملی کا پہلا زینہ سمجھتے ہیں۔ اور اگر اس وقت اسلامی مفاد کو مقدم کر لیا جاوے۔ اور سنی اختلافیات کو کچھ عرصہ کے لئے الگ کر دیا جاوے۔ تو مسلمانوں کی تنظیم کا آسان اور غیر متزلزل اصول ہاتھ آجاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۰ء میں الصلح خیر کے عنوان سے ایک اشتہار دیا تھا۔ اور اس میں اپنے مخالف الرائے علماء سے عہد صلح باندھنے کی تحریک کی تھی۔

مگر افسوس کہ دشمن وقت کے جوش نے انہیں اس طرف آنے نہ دیا اب بھی کچھ نہیں گیا۔ اگر ہم اس وقت اس عہد کو کھو چکے۔ تو اب اس وقت کو ہاتھ سے نہ دیں۔ پھر اس عہد صلح کی تحریک کی تجدید ہو سکتی ہے۔ اور احمدی جماعت کے امام کی اس سے بڑھ کر کوئی آرزو نہیں۔ کہ

وہ شہزادہ امن کے مقاصد کو پورا کرے

اس نے متواتر اپنے خطبات میں اپنی جماعت کو توجہ دلائی ہو کہ فضائے عام کو امن سے بھر دے۔ اور اس جنگ و جدل کے دور میں صلح اور سلامتی کا جھنڈا بلند کر دے۔ اور ہماری جماعت خدا کے فضل سے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیکر کھڑی ہو گئی ہے۔ وہ ہر ممکن طریق سے دنیا میں امن کی لہر پیدا کرے گی۔ اور اس اضطراب اور پریشانی کو سکون و اطمینان سے تبدیل کریگی۔ میں ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اشتہار اس لئے درج کرتا ہوں۔ تاکہ لوگ دیکھیں۔ کہ آج سے بائیس برس پیشتر جس ضرورت کا اعلان کیا گیا تھا۔ آج وہ کس سختی سے محسوس ہو رہی ہے۔ اور اگر آج بھی اسے ذاتی عداوتوں اور کینوں کی وجہ سے نظر انداز کیا گیا۔ تو پھر

یاد رکھو کہ پھر افسوس کے سوا چارہ نہ ہوگا

حضرت مسیح موعودؑ نے نہایت درد دل سے فرمایا تھا۔

وہ دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

اب بھی اگر مسلمان گذشتہ افعال پر ندامت اور پشیمانی کا اظہار کر کے تلافی مافات کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ غرض میں حضرت مسیح موعودؑ کا وہ اشتہار درج کر دیتا ہوں۔ جہاں یہ اشتہار ہماری جماعت کے ایمان کو بڑھانیوالا ہے۔ وہاں دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے اتحاد اور وحدۃ فی العمل کا سبق مسلمانوں کو سکھاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

الصلح خیر

اے علماء قوم جو میرے مکذب اور مکفر ہیں۔ یا میری نسبت مذبذب ہیں۔ آج پھر میرے دل میں خیال آیا کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ صاحبوں کی خدمت میں مصالحت کے لئے درخواست کروں۔ مصالحت سے میری یہ مراد نہیں ہے۔ کہ میں آپ صاحبوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لئے مجبور کروں۔ یا اپنے عقیدہ کی نسبت اس بصیرت کے مخالف کوئی کمی بیشی کروں۔ جو خدا نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ بلکہ اس جگہ مصالحت سے صرف یہ مراد ہے۔ کہ فریقین ایک پختہ عہد کریں۔ کہ وہ اور تمام لوگ جو ان کے زیر اثر ہیں۔ ہر ایک قسم کی سخت زبانی سے باز رہیں۔ اور کسی تحریر یا تقریر یا اشارہ کنایہ سے فریق مخالف کی عزت پر حملہ نہ کریں۔ اور اگر دونوں فریق میں سے کوئی صاحب اپنے فریق مخالف کی مجلس میں جائیں۔ تو جیسا کہ شرط تہذیب اور شائستگی ہے۔ فریق ثانی مدارات سے پیش آئیں۔

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ انجام کار انہی اصولوں یا مدارات کی طرف لوگ آ جاتے ہیں۔ جب دیکھتے ہیں۔ کہ ایک فریق دنیا میں بکثرت پھیل گیا ہے۔ جیسا کہ آج کل حنفی شافعی مالکی حنبلی باوجود ان سخت اختلافات کے جن کی وجہ سے مکہ معظمہ کی ارض مقدس بھی ان کو ایک مصلے پر جمع نہیں کر سکی ایک دوسرے سے مخالطت اور ملاقات رکھتے ہیں۔ لیکن بڑی خوبی کی یہ بات ہے۔ کہ کسی اندرونی فرقہ کی ابتدائی حالت میں ہی اس سے اخلاقی برتاؤ کیا جائے۔ خدا جس کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے وہی نابود ہوتا ہے۔ انسانی کوششیں کچھ بگاڑ نہیں سکتیں اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ تو خود یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ اور اگر خدا کی طرف سے ہے۔ تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے محض قلیل جماعت خیال کر کے تحقیر کے درپے رہنا تقویٰ کے برخلاف ہے۔ یہی تو وقت ہے۔ کہ ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق دکھلائیں۔ ورنہ جب یہ احمدی فرقہ دنیا میں چند کروڑ تک [illegible] پہنچ جائے گا۔ اور ہر طبقہ کے انسان اور بعض ملوک بھی [illegible] جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ تو اس زمانہ میں تو یہ کینہ اور بغض خود بخود لوگوں کے دلوں سے دور ہو جائے گا۔ لیکن اس وقت کی مخالطت اور مدارات خدا کے لئے نہیں ہو گی۔ اور اس وقت مخالف علماء کا نرمی اختیار کرنا تقویٰ کی وجہ سے نہیں سمجھا جائے گا۔ تقویٰ کے دکھلانے کا آج ہی دن ہے۔ جب کہ یہ فرقہ دنیا میں بجز چند ہزار انسان کے زیادہ نہیں۔ اور میں نے یہ انتظام کر دیا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں سے کوئی شخص تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے کوئی ایسا مضمون شائع نہیں کرے گا۔ جس میں آپ صاحبوں میں سے کسی کی تحقیر اور توہین کا ارادہ کیا گیا ہو۔ اور اس انتظام پر اسی وقت سے پورا عملدرآمد ہو گا۔ جب کہ آپ صاحبوں کی طرف سے اسی مضمون کا ایک اشتہار نکلے گا کہ آئندہ آپ پورے عہد سے ذمہ وار ہو جائینگے کہ آپ صاحبان اور نیز ایسے لوگ جو آپ کے زیر اثر ہیں۔ یا زیر اثر سمجھے جاتے ہیں۔ ہر ایک قسم کی بدزبانی اور ہجو اور سب و شتم سے مجتنب رہیں گے اور اس نئے معاہدہ سے آئندہ اس بات کا تجربہ ہو جائیگا کہ کس فریق کی طرف سے زیادتی ہے۔ [illegible] سے آپ صاحبوں کو ممانعت نہیں۔ کہ تہذیب سے رد لکھیں۔ نہ ہم اس طریق سے دستکش ہو سکتے ہیں۔ لیکن دونوں فریق پر واجب ہوگا۔ کہ ہر ایک قسم کی بدزبانی اور بدگوئی سے منہ بند کریں۔ مجھے بہت خوشی ہو گی جب آپ کی طرف سے یہ اشتہار پہنچیگا۔ اور اسی تاریخ سے ان تمام امور پر ہماری طرف عملدرآمد شروع ہو گا۔ بالفعل اس اندرونی تفرقہ کے مٹانے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں۔ آئندہ جس فریق کے ساتھ خدا ہو گا۔ وہ خود غالب ہوتا جائے گا۔ دنیا میں سچائی اول چھوٹے سے تخم کی طرح آتی ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ ایک عظیم الشان درخت بنجاتا ہے۔ جو پھل اور پھول لاتا ہے۔ اور حق جوئی کے پرندے اس میں آرام کرتے ہیں۔

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی ۵ مارچ ۱۹۰۱ء

مصری مجاہد کی تازہ ترین چھٹی

مصری مجاہد پچھلے ایام میں بیمار رہا۔ زکام۔ کھانسی سر درد کی شکایت رہی اب الحمد للہ آرام ہے۔ اسی وجہ سے قصر النیل کا پرچہ نہیں آیا۔ اگلی ڈاک میں انشاء اللہ آنے کا یقین ہے۔ جیسا کہ مصری مجاہد نے اطلاع دی ہے (۲) دفتر قصر النیل کا پتہ بھی اب وہی ہے۔ جو مجاہد مصر کے رہنے کا پتہ ہے۔

شیخ مصری نمبر مکان ۵۰۵ قاہرہ (مصر)

تبلیغی کام کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے

مجاہد مصری لکھتا ہے

اپنی بیماری کے ایام میں جب ان شدید ترین گھڑیوں میں میں نے سمجھا۔ کہ اس کے بعد موت ہو گی۔ مگر یاد رکھیں نے مصر کے ایک طبقہ کو احمدیت کا پیغام دیا جن میں مندرجہ ذیل لوگ قابل ذکر ہیں۔ اصحاب الجرائد - ۲۔ سید ابو العزائم یہ تین لاکھ آدمی کا پیر ہے۔ دو دفعہ سخت ترین بحث ہوئی۔ دوسری دفعہ اس نے مجھ کو دس بجے رات کے بلایا۔ اور مجھ کو گلی در گلی کوچہ در کوچہ لئے جا رہے تھے۔ میرے ساتھ خدا کے سوا کوئی اپنا آدمی نہ تھا۔ میں نے خیال کیا۔ کہ غالباً مجھ کو یہ قتل کے لئے لے جا رہے ہیں۔ مگر میرے دل میں خوشی تھی۔ کہ آخری منزل شہادت کی منزل ہو گی۔ جب میں اس کے مکان میں گیا۔ ہزار دو سو کے قریب آدمی پائے۔ تین گھنٹہ

تک سخت بحث رہی ۔ پیر صاحب نے میری از حد عزت کی ایک موقعہ پر ان کے مریدوں کو ناگوار گزرا ۔ میں نے کہا کہ میں تو محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی عبادت نہیں کرتا ۔ ابو العزائم کی کیا حقیقت ہے ۔ میں ایک خدا کا پرستار ہوں ۔ اور اسی سے ڈرتا ہوں

ابو العزائم نے میرے علم وفضل کی تعریف کی ۔ میرا سر ندامت سے جھک گیا ۔ اور حضرت مسیح موعود کی غلامی پر فخر کرنے لگا ۔ میرے علم وفضل کو آپ جانتے ہیں ۔ یہ کوئی پوشیدہ امر نہیں ۔ ابو العزائم نے ۵۰ کتابیں میری نذر کرنے کا وعدہ کیا ۔ اس کے علاوہ مصر کے نہایت اعلیٰ طبقہ کو تبلیغ کی ۔ ان کے مکانوں پر جا کر میں نے اپنے آقا کا پیغام پہنچا دیا ۔ ان میں مندرجہ ذیل اصحاب قابل ذکر ہیں ۔

(۱) کرنل علی بک اسماعیل باڈی گارڈ خاص عباس حلمی پاشا (۲) مصطفیٰ بک صبری جرنلسٹ مشہور اہل قلم و قانون دان ہے (۳) عبد السمیع بک اعرابی (جو اعرابی پاشا کا بیٹا ہے ۔ اعرابی پاشا ایک مشہور اور زبردست انسان گزرا ہے ۔)

(۴) نور الدین بک ظاہر

(۵) محمد سلیمان بک وکیل شرعی (۶) نور الدین بک مصطفیٰ (۷) آفندی ابراہیم نائب ایڈیٹر الجہاد (۸) شیخ عبد العلی سقا ازہر کے بہت بلند پایہ علماء سے ہیں ۔ الغرض ان ایام میں مصر کے دو سو آدمیوں کو پیغام احمد پہنچایا ۔ اس لئے کہ میں دینی زندگی کے ایام کو ختم سمجھتا تھا ۔

یہ خلاصہ ہے ۔ مجاہد مصری کے خط کا اسی کے الفاظ میں ۔ مجاہد مصری کے اخراجات کا تکفل خدا کے فضل سے اب تک میں نے کیا ہے ۔ لیکن اب یہ جماعت کا کام ہے ۔ وہ خود سمجھ لے ۔ اس کو ساٹھ روپیہ وظیفہ ملتا ہے ۔ اور ساڑھے تین پونڈ اس کے مکان کا کرایہ ہے ۔ اخبار کے اخراجات مزید برآں ۔ کم از کم چھ سو آدمی ایسوں کی ضرورت ہے ۔ جو اخبار فصر النیل کے خریدار ہوں اور مصر میں مفت اشاعت کے لئے یہ پرچے مخصوص کریں ۔ دیکھو خدا کے کام ہو کر رہیں گے ۔ مبارک وہ ہوں گے وہ جن کے ذریعہ سے ہوں گے ۔ (ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا سفر لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۲ء کو بعد نماز ظہر عازم لاہور ہوئے ۔ مندرجہ ذیل خدام کو آپ کے ہمرکاب رہنے کی سعادت وعزت نصیب ہوئی ہے ۔

(۱) جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے پرائیویٹ سکرٹری

(۲) جناب خانصاحب ذوالفقار علیخان صاحب ناظر امور عامہ

(۳) جناب حافظ روشن علی صاحب

(۴) جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب

(۵) جناب منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل

(۶) عزیز محمد یحییٰ صاحب ہمدوش (۷) مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب (۸) مولوی نیک محمد صاحب افغان (۹) خاکسار عرفانی ایڈیٹر الحکم (۱۰) جناب چوہدری نصر اللہ خانصاحب (۱۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (۱۲) چوہدری علی محمد صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ سفر لاہور اہور چھ دن پر مشتمل ہے ۔ لاہور میں آپ کی دو تقریروں کی بھی امید کامل ہے ۔ مفصل حالات انشاء اللہ بعد واپسی لکھے جائیں گے ۔

ان ایام سفر میں قادیان کے امیر جماعت مولوی شیر علی صاحب ہوں گے ۔

دارالامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت الحمد للہ اچھی ہے ۔ اگرچہ کبھی کبھی دوران سر کا دورہ بھی ہو جاتا رہا ۔ اور زکام کی بھی شکایت رہی ۔ مگر باوجود اس کے آپ بدستور سلسلہ کے کاموں میں منہمک اور مصروف ہیں ۔

۲ ۔ حضرت ام المومنین کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے ۔ گو پہلے سے آرام ہے ۔ احباب بدستور اپنی محسنہ کے لئے دعا کرتے رہیں ۔

۳ ۔ قادیان میں عام صحت الحمد للہ اچھی ہے حضرت نواب صاحب قبلہ ابھی تک قادیان میں ہیں ۔ مگر خبر ہے کہ آپ جلد مالیر کوٹلہ واپس جا رہے ہیں ۔ آپ کے صاحبزادہ میاں عبد اللہ خاں صاحب کو اب پہلے سے بہت آرام ہے ۔ اللہ تعالیٰ شفائے عاجل و کامل عطا فرما دے ۔

۴ ۔ مکرم خاں صاحب ذوالفقار علیخانصاحب پر بھی اس ہفتہ بخار کا حملہ ہوا ۔ اسی وجہ سے آپ ۸ نومبر کو گورنر کے وفد میں شریک نہ ہو سکے ۔ اب خدا کے فضل سے بخار کی شکایت نہیں ۔ اور حضرت کے حکم سے آپ کے ہمراہ لاہور جا رہے ہیں ۔

۵ ۔ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تالیف و اشاعت و تعلیم و تربیت ابھی تک اس قابل نہیں ہوئے کہ اپنے کام کا چارج لے سکیں ۔ گو آپ کو بھی پہلے کی نسبت بہت آرام ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام وجودوں کو جو اس کے دین کے خادم ہیں ۔ ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھے ۔

۶ ۔ جناب مولوی رحیم بخش صاحب کی معتمدی میں ایک جسمانی ورزش کا مقابلہ ہونے والا ہے ۔ اور ایک باقاعدہ کمیٹی اس مقصد کیلئے بنائی گئی ہے ۔ ہر جگہ کی احمدی جماعتوں میں اس قسم کی ورزشی جماعتوں کا قیام لازمی ہے ۔ تاکہ حفظ صحت کے اصولوں کی پابندی ہو سکے اور جماعت کا جسمانی نشوونما عمدگی سے ہو ۔ اس ضرورت پر مفصل لکھنے کا ارادہ ہے ۔ و باللہ التوفیق ۔

گورنر پنجاب اور احمدی وفد

۸ نومبر ۱۹۲۲ء کو ۱۰ بجے صبح کے وقت احمدی جماعت کا ایک وفد جو مندرجہ ذیل ۱۰ احباب پر مشتمل تھا ۔ گورنر پنجاب کی خدمت میں بمقام گورداسپور حاضر ہوا ۔ اور ایک مختصر سا ایڈریس گورنر صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا ۔ جس کا جواب انہوں نے دیا ۔ ایڈریس اور جواب چھپ جائیں گے ۔ گورنر صاحب نہایت اخلاق اور خلیقانہ محبت سے پیش آئے ۔ اور قریباً ہر ممبر سے بہت تھوڑی گفتگو کی ۔ ایڈریس مولوی رحیم بخش ایم اے نے پڑھا ۔ اور حق یہ ہے کہ نہایت عمدگی سے پڑھا ۔ ایڈریس اور جواب کے بعد گورنر صاحب مرکز کی دوستانہ اور بعض دوسرے امور پر تبادلہ خیالات آزادی سے فرماتے رہے ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور بھی اس موقعہ پر موجود تھے ۔ غرض نہایت خندہ پیشانی سے اس سلسلہ گفتگو کا سلسلہ قریباً آدھ گھنٹہ تک جاری رہا ۔ اس کے بعد ہم رخصت ہوئے ۔

اسماء ممبران وفد

(۱) جناب مولوی شیر علی صاحب بی اے (۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو (۳) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر انسداد (۴) جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال (۵) جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب جنرل سکرٹری صدر انجمن (۶) حضرت نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ (۷) جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے پرائیویٹ سکرٹری (۸) جناب مولوی سید محمد اسحاق صاحب قائمقام ناظر تالیف و اشاعت (۹) جناب چوہدری نصر اللہ خانصاحب ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ (۱۰) خاکسار عرفانی ایڈیٹر الحکم قائمقام ناظر امور عامہ

انتخاب کنندوں کا فرض

اسمبلی اور کونسل کے انتخابات میں اب تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں ۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہم انتخاب کنندوں کو اپنا فرض سے آگاہ کریں ۔ ان کونسلوں کی غرض جیسا کہ ظاہر ہے ۔ یہ ہے کہ کونسلوں کے ممبر ملک کے آئینہ ہوں ۔ اور رعیت کے جذبات و خیالات کی صحیح ترجمانی کر سکیں ۔ اور حکومت اس کے مطابق آئین حکومت میں تبدیلی و ترمیم کرتی رہے ۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کام ایک نہایت ذمہ داری کا کام ہے ۔ اور اس لئے انتخاب کنندوں کا یہ پہلا فرض ہے ۔ کہ وہ جن لوگوں کو اپنا نمائندہ مقرر کریں ان کے متعلق ان کو کامل اطمینان ہونا چاہئے ۔ کہ وہ ان کے جذبات کی صحیح ترجمانی کریں گے ۔ اور اس امانت کو جو ان کے سپرد کی جائے ۔ نہایت خوش اسلوبی سے نبھائیں گے ۔ دوسری بات قابل غور یہ ہے ۔ کہ وہ لوگ اپنی علمی قابلیت کے لحاظ سے اس ترجمانی کے اہل ہونے چاہئیں ۔ کیونکہ یہ ہو سکتا ہے ۔ کہ ایک شخص اپنی ناقابلیت کی وجہ سے اس کام کو بوجہ احسن سرانجام نہ دے سکے ۔ اس لئے انتخاب کنندوں کو سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے ۔ کہ ان کے نمائندہ کی علمی قابلیت کس درجہ کی ہے ۔ قرآن مجید نے بھی اس بات پر زور دیا ہے ۔ اور فرمایا ہے ۔ کہ ردوا الامانات الی اھلھا ۔ امانات کو ان کے اہل کے سپرد کرو ۔ یعنی جو لوگ کسی کام کے اہل ہوں وہ کام ان کو سپرد کرنا چاہئے ۔

اس سلسلہ میں ہمارے ناظرین کرام کو یاد رکھنا چاہئے ۔ کہ اس سے پہلے کسی اشاعت میں ہم لکھ چکے ہیں ۔ کہ لاہور امرتسر اور فیروزپور کے ضلع کی طرف سے جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اسمبلی کے امیدوار کھڑے ہوئے ہیں ۔ چوہدری صاحب ممدوح ایک نہایت قابل بیرسٹر اور اعلیٰ درجے کے اخلاق کے ۔۔ کہتے ہیں ۔ اور ہمیں امید ہے کہ وہ مسلمانان ہندوستان و پنجاب کی صحیح ترجمانی کی اہلیت رکھتے ہیں ۔ اس لئے انتخاب ان کو ان کی ملکی خدمت کا موقعہ دینے میں کوشش کریں ۔ وہ مستحق امیدوار ہیں

سالانہ جلسہ کیلئے کام شروع ہو گیا

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے۔ اور جس وقت یہ اخبار ناظرین تک پہنچے گا۔ اس کے بعد ایک مہینہ رہ جائے گا جب کہ احباب اپنے گھروں اور گھر کے ہر قسم کے آراموں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے چھوڑ قادیان آنے کے واسطے نکلیں گے۔ ۹ نومبر ۱۹۲۳ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کو سالانہ جلسہ کے متعلق ملی فرائض کے متعلق ہدایات دیں۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاری کا حکم دیا۔ خطبہ جمعہ معزز پرچہ الفضل میں شائع ہو جائے گا۔ اور جو ہدایات مقامی کارکنوں کے متعلق ہیں۔ انہوں نے سن لی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان پر کاربند ہونے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔

بیرونی جماعتوں کو جس امر کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سالانہ اجتماع بہت سی برکات کا اور فضلوں کا موجب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ پر آنا لازمی ٹھیرایا ہے۔ اور یہ ایک ایسی تقریب ہے۔ کہ اس میں شامل ہونا ضروریات دین میں داخل ہے۔ اس لئے ہر ایک شخص کو بدوں کسی خاص عذر کے اس میں شریک ہونے سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ اور ان فیوضات سے حصہ لینا چاہیئے۔ جو جماعت اور اجتماع پر نازل ہوتے ہیں۔

اور چونکہ یہ ایک ایسا موقعہ ہے۔ کہ جماعت مجموعی طور پر اپنے اثرات ایک دوسرے پر ڈالتی ہے۔ اور سلسلہ کے نظام اور کام کے متعلق ذاتی واقفیت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے مومن کو تحریک ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے ان فرائض کا احساس کرے۔ جو بحیثیت ایک فرد قوم ہونے کے اس کے ذمہ ہیں۔ اس لئے اگر وہ اس موقعہ پر نہیں آتا۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ وہ ضروریات سلسلہ سے ایک غفلت اختیار کرے۔ غرض ہر شخص کو اس موقعہ پر آنا چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ وہ لوگ جو ابھی سلسلہ میں داخل نہیں۔ مگر حسن ظن رکھتے ہیں۔ ان کو یہاں آنے کی تحریک کریں۔ اور صرف تحریک نہیں۔ بلکہ ساتھ لانے کے لئے آمادہ کریں۔ خدا کے فضل سے یہ یقین اور امید ہے۔ کہ جب وہ یہاں آئیں گے۔ تو سلسلہ کی حقیقت ان پر منکشف ہو جائے گی۔

یہ خیال کر لینا۔ کہ ہماری تحریک پر کون جائے گا ایک دھوکہ دینے والا خیال ہے۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ کہ ایسے موقعوں پر تحریک ہی کے محتاج ہوتے ہیں اور جب ان کو بار بار کہا جاوے۔ تو گوشہ زدہ اثر سے وارد کے ماتحت وہ ضرور فایدہ اٹھاتے ہیں۔

پس بیرونی جماعتوں کو مستقل طور پر کام شروع کرنا چاہیئے۔ کہ وہ غیر احمدی دوستوں کو جلسہ پر لانے کے لئے آمادہ کریں۔ اور ایسے لوگوں کی ایک فہرست تیار کر کے پہلے سے کارکنان جلسہ کو بھیجدیں۔ تاکہ وہ ان کے لئے ایسا انتظام کر سکیں۔ جس سے وہ آسانی سے تمام تقریروں کو سن سکیں۔

جلسہ پر جیسا کہ لوگوں کو معلوم ہے۔ کثرت زائرین کی وجہ سے باوجود ہر سال جلسہ گاہ کے وسیع کرنے کے تنگی محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے کارکنان کو اندازہ کرنے کا موقعہ ملے گا۔ جب ایسی فہرستیں ان کے پاس آجائیں گی۔ اور وہ ایسے لوگوں کے لئے آسانی سے انتظام کر سکیں۔ غرض جہاں تک ممکن ہو ہم کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہر شخص کم از کم ایک غیر احمدی دوست کو جلسہ پر لائے۔ وہ لوگ اب تک جو کچھ سنتے ہیں۔ دشمنوں اور مخالفوں کے منہ سے سنتے ہیں۔ اگر ان کو یہ کہا جائے۔ کہ اصل حالات معلوم کرنے کے لئے خود قادیان آئیں۔ تو اس میں ان کو آسانی ہو گی۔ جلسہ کے اخراجات اور ضروریات کا سوال ایک ایسا سوال ہے۔ کہ صرف احباب کی جماعت کے متعلق کہنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ نے جہاں یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ دور دور سے مخلوق آئے گی۔ یہ بھی وعدہ کیا ہے۔ کہ ان کی ضروریات کا بھی سامان اللہ تعالیٰ کے فضل سے آجائے گا۔ جب سے اس نے سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اور جب سے خدا کے لئے لوگوں نے یہاں آنا شروع کیا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ ان کی ضروریات کا سامان بھی آ رہا ہے۔ مگر مبارک اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو اس سامان کے مہیا کرنے کی توفیق ملے جس طرح پر وہ لوگ جو آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہیں۔ اسی طرح وہ اشیاء اور سامان جو ان کی ضروریات کے لئے آتے ہیں۔ وہ بھی بجائے خود خدا تعالیٰ کے نشانات ہیں پھر کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ جس شخص کے ذریعہ وہ نشان پورا ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا ایک نشان اور مورد ہو جاتا ہے۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ

اسی جماعت انصار کا وہ فرد ہو

جو اس نشان کے پورا کرنے والا ہے۔

جلسہ میں آکر تمہارے فرائض اور ذمہ داریاں ہیں۔ ان پر ابھی میں بحث نہیں کرتا۔ سر دست میں یہی تحریک کرتا ہوں۔ کہ ہر شخص کو اس کے لئے ابھی سے تیاری میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ اور سالانہ جلسہ کی ضروریات میں حصہ لینے کے لئے اپنے اموال و اجناس کے ایک حصہ کو خدا کے لئے الگ کرنا چاہیئے۔ اور ان لوگوں کو جو احمدی نہیں ہیں۔ اور خطرناک معاند اور مخالف نہیں بلکہ سلیم الفطرہ اور شریف دل رکھتے ہیں۔ تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ وہ خود سلسلہ کے مرکز میں آکر سلسلہ کے امام کی تقریریں سنیں اور قادیان کے کاروبار کا اپنی آنکھ سے معائنہ کریں۔ تا ان کو معلوم ہو۔ کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ نے کس غرض کے لئے قائم کیا ہے۔

یہ تحریک بار بار کی جاوے۔ اور سرسری طور پر نہ ہو۔ بلکہ یہاں آنے کے لئے خاص طور پر شوق دلایا جاوے۔ اور آمادہ کیا جاوے۔

دفتر جلسہ سالانہ ۱۹۲۳ء کے

اعلانات

مندرجہ ذیل سرکلر لیٹر دفتر جلسہ سالانہ کی طرف سے جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا نے شایع کیا ہے (ایڈیٹر)

برادرم مکرم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ انتظام شروع ہے۔ اس لئے جناب سے التماس ہے کہ آپ مہربانی فرما کر ان تمام تکالیف سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ جو عام طور پر مہمانوں کو بٹالہ سے لیکر قادیان پہنچنے تک۔ اور پھر قیام قادیان کے ایام میں پیش آتی ہیں۔ اور نیز ان کے دور کرنے کی جو تجاویز جناب کے ذہن میں ہوں۔ ان سے بھی مستفیض فرماویں۔ تاکہ انتظام کرنے میں سہولت ہو۔ اسی طرح اگر کوئی اور مفید مشورہ جناب کے ذہن میں انتظام جلسہ کے متعلق ہو۔ تو امید ہے کہ جناب اس سے بھی محروم نہیں رکھیں گے۔ پس میں نہایت ممنون ہوں گا اگر جناب اس امر سے بھی جلد سے جلد اطلاع فرماویں۔ کہ جناب کے علاقہ سے کس قدر مہمان جلسہ پر آئیں گے۔ عورتوں اور مردوں کی تعداد الگ الگ ہو۔ امید ہے جناب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اپنے ہمراہ کافی تعداد غیر احمدیوں کی لانے کی بھی پوری سعی فرماویں گے۔ نیز مجھے جلسہ کے انتظامی کاموں میں *

* مدد دینے کے لئے قادیان کے دوستوں کے علاوہ بیرونی دوستوں کی خدمات کی بھی ضرورت ہے۔ آپ دوستوں میں اس امر کی تحریک فرما کر مشکور فرماویں۔ اور مجھے اطلاع دیں کہ کتنے دوست اس غرض کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ایسے دوستوں کو کم از کم ۲۰ دسمبر ۱۹۲۳ء تک پہنچ جانا چاہیئے۔ والسلام عبدالرحمٰن مصری سکرٹری سب کمیٹی جلسہ سالانہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت استادی خلیفۃ المسیح اول کے خاص مجربات

۱۔ حب مسیح علیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو مقوی معدہ ہاضم طعام۔ دافع درد معدہ و قبض و درد مفاصل اور خرابی حیض و امراض اطفال و درد شکم و قبض و بخار و کھانسی اور ڈبہ وغیرہ کے لئے از حد مفید اکسیر ہے۔ قیمت فی بکڑہ عہ

۲۔ کشتہ طلاء۔ یہ سونے کا کشتہ خاص طریق سے تیار کیا گیا ہے۔ تقویت اعضاء رئیسہ۔ دل و دماغ۔ جگر۔ معدہ اور باہ کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے۔ نہایت درجہ کا فرحت افزاء اور حفظ صحت کے لئے بس اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزما کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی خوراک ۲/ اور فی بکڑہ ۱۵ خوراک تیس روپے۔

۳۔ حب مقوی اعصاب جو نہایت درجہ کی مقوی اعصاب و معدہ و دماغ ہے۔ قیمت فی درجن فی بکڑہ پانچ روپے۔

۴۔ روغن اکسیر اعصاب جو تمام قسم کی بد اعتدالیوں کے تدارک کیلئے اور کل نظام عصبی کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

۵۔ اکسیر جریان۔ جو مسک اور پیسی ہونے کے علاوہ زائل ہونے والے مادوں کو روکنے اور بحال رکھنے کیلئے بس ایک تریاق ہے۔ فی ہفتہ دو روپے۔

۶۔ اکسیر سوزاک جنئے اور پرانے سوزاک کو فوراً ایک ہفتہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور کر دیتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کیلئے عہ

۷۔ اکسیر نسواں۔ جو ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور تمام تکلیف کو بہت جلد دور کر دیتی ہے اس دوائی کے ذریعہ سے مولا کے فضل سے بہت سے گھر آباد ہوئے۔ قیمت ایک ہفتہ کی خوراک کے لئے

۸۔ سرمہ مردارید۔ یہ سرمہ ضعف بصارت کے لئے نہایت اکسیر ثابت ہوا حتیٰ بعض نے اس کے تھوڑے استعمال سے عینک کو ترک کر دیا۔ ایسا ہی پرانے ککروں کیلئے بھی مفید و مجرب ثابت ہوا ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے

نوٹ ہم نے اپنی ادویہ کے خواص میں مبالغہ آمیزیاں کرنے میں بہ رعایت تہذیب عمداً اشتہارات سے کام لیا ہے۔ ورنہ ان تمام امراض مردانہ و زنانہ کیلئے جن میں اکثر لوگ مبتلا ہیں۔ اور جنکو طبیبوں کے سامنے بیان کرنے سے شرم آتی ہے۔ مستقر ہیں۔ اور ہر طرح یہ کہ قیمتیں واجبی رکھی گئی ہیں۔

خاکسار۔ **محمد دین احمدی گوجرانوالہ**

"تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز" حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں بڑا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول بھی آپکی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے۔ مجھے اعتماد ہے۔ کہ اخلاص اور محبت سے تیار کی گئی ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہوں گی

خاکسار مرزا محمود احمد

مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد

دفتر الحکم کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور مکتوبات وغیرہ کو محفوظ کرنے میں ہر ممکن سعی کی ہے۔ اس وقت تک ملفوظات کے کئی حصے شایع ہو چکے ہیں حضرت اقدس کے مخلص اور جانثار مریدوں کے نام جو مکتوبات ہیں ان کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا میری قادیان سے غیر حاضری کے سبب بند ہو گیا۔ میں اب رفتہ رفتہ ان تمام کاموں کو جو جاری تھے۔ ترتیب دے رہا ہوں۔ چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد جلد ان تحریروں کو شایع کر دوں۔ اس سلسلہ میں مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد عنقریب تیار ہونیوالی ہے۔ اس جلد میں حضرت چوہدری رستم علی خانصاحب کے نام مکتوبات ہیں۔ چوہدری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائیوں میں سے تھے۔ اور جب سے وہ سلسلہ میں داخل ہوئے ایک منٹ کے لئے بھی کوئی ابتلاء نہ آیا۔ اور آخر سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے اپنے مولا حقیقی سے ملے

میں چاہتا ہوں۔ کہ مکتوبات کی اس جلد کیساتھ حضرت صاحب کے کچھ حالات زندگی بھی لکھدوں۔ اس لئے جماعت کے قدیم احباب سے درخواست ہے۔ کہ چوہدری صاحب کے سوانحعمری کے متعلق کوئی واقعہ انہیں معلوم ہو۔ تو مجھے لکھ بھیجیں۔ ان کتابوں کا سلسلہ اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے۔ کہ احباب کثرت سے ان کو خریدیں۔ درخواستیں دفتر الحکم میں بھیجی جاویں

مرآۃ الجہاد

آریوں کیطرف سے مسئلہ جہاد پر بہت اعتراض کئے گئے ہیں۔ لیکھرام مقتول نے اس پر ایک خاص کتاب لکھی ہے۔ اور آج آریوں نے شدھی کی تحریک کی بنیاد اسی پر رکھی ہے۔ کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا ہے۔ اس کتاب میں اس مسئلہ کی حقیقت علمی تاریخی حیثیت سے اس قابلیت سے بیان کی گئی ہے۔ کہ بے اختیار مصنف کی محنت اور ہمت کی داد دینی پڑتی ہے۔ اس کتاب میں آریوں کے قتل و غارت لوٹ مار اور بیجا ظلم اور زیادتیوں کا تاریخی ثبوت ایک خاص فصل میں دیا ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ اور اس کی کثرت اشاعت کی ضرورت ہے۔ ۲۱۲ صفحہ کی کتاب ہے۔ اور عہ فی جلد کے حساب سے دفتر الحکم سے ملیگی۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہے۔ یہ کتاب مولوی سید وزارت حسین صاحب اوریئی و مونگیری کی تالیف ہے۔

دفتر الحکم کی کتابوں میں خاص رعایت

اللہ تعالیٰ کے بعض خاص فضلوں اور انعامات کی عملی شکرگزاری کے لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل کتب ذیل کی رعایتی قیمت پر دی جائیں گے۔ اور یہ میعاد آخر جنوری ۱۹۳۵ء تک ہوگی۔

ترجمۃ القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ کے درس قرآن مجید سے لئے ہوئے نوٹس اور حضرت مسیح موعود کی تصنیفات سے اخذ کردہ تفسیر دیکر یہ پارے مرتب کئے تھے۔ اور جماعت میں قرآن مجید کی خدمت اور اشاعت کا سب سے پہلا موقعہ اس خاکسار کو ملا۔ یہ پارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول بھی ہوئے ہیں۔ اس وقت دفتر الحکم میں پارہ نمبر ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ اور پارہ نمبر ۲۰ موجود ہیں۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ کی بھی چند کاپیاں ہیں۔ اس سے پہلے ایک پارہ کا ایک روپیہ ہدیہ ہوتا رہا ہے۔ اب پارہ نمبر ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ اور دوسرے یکجائی خریدار سے صرف عہ لئے جاویں گے۔ زیادہ کے خریدار سے اور بھی رعایت ممکن ہے۔

حضرت مسیح موعود کی سوانحعمری حضرت مسیح موعود کی سوانحعمری کی تالیف کے سلسلہ میں پہلے دو نمبر قیمت ہر دو کی جو مجلد ہیں۔ عہ اس سوانحعمری کے سلسلہ میں شمائل و اخلاق کی جلد بھی تیار ہو رہی ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز جلسہ پر نکل جاویگی

تہذیب بچوں کو اخلاق و آداب سکھانے کا سلسلہ اس چھوٹے سے رسالہ میں احکام طہارت سکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۱/

مکتوبات احمدیہ حضرت مسیح موعود کے مکتوبات قیمت فی جلد ۱۲/

ادعیۃ القرآن قرآن مجید کی دعائیں۔ جو قاضی اکمل صاحب نے ترجمہ کی ہیں۔

برہان الحق۔ عیسائیوں کی تردید میں ایک مفید اور لاجواب رسالہ قیمت ۲/

احمدی خاتون کے فائل۔ رسالہ احمدی خاتون کے کچھ فائل بھی دفتر الحکم میں موجود ہیں۔ اور وہ مکمل ہیں ہر ایک سال کے فائل قیمت عہ۔ اسی رسالہ میں مستورات اور بچوں کی تعلیم تربیت کا بہت بڑا ذخیرہ قیمتی موجود ہے۔ **تاریخ مالابار** ضمیمہ جہاد کی مدد ہے۔ تمام درخواستیں بنام مینیجر الحکم آنی چاہئیں